خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

5-اکتوبر 1996ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 226 | ہفتہ 21 جمادی الاول-1417ھ 5 اخاء 1375ہش 5 اکتوبر 1996ء

خدا تعالیٰ کا فضل دعا سے حاصل ہوتا ہے

نجات اس کے فضل سے ملتی ہے اور اسی کا فضل ہے جو اعمال صالحہ کی توفیق دی جاتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کا فضل دعا سے حاصل ہوتا ہے۔ لیکن وہ دعا جو اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے وہ بھی انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہوتی۔ انسان کا ذاتی اختیار نہیں کہ وہ دعا کے تمام لوازمات اور شرائط محویت، توکل، تبتل، سوز و گداز وغیرہ کو خود بخود مہیا کرلے۔ جب اس کی قسم کی دعا کی توفیق کسی کو ملتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے فضل کی جاذب ہو کر ان تمام شرائط اور لوازم کو حاصل کرتی ہے جو اعمال صالحہ کی روح ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

انسان کے لئے متقی اور نیک بننا کیمیا گر سے بہت بہتر ہے۔ اس کیمیا گری میں تو روپیہ ضائع ہوتا ہے مگر اس کیمیا گری میں دین بھی اور دنیا بھی دونو سدھر جاتے ہیں۔ افسوس ہے ان لوگوں پر جو ساری عمر یونہی فضول ضائع کر دیتے ہیں اور کیمیا کی تلاش میں ہی مر جاتے ہیں حالانکہ اس کوچہ میں سوائے نقصان مال اور نقصان ایمان اور کچھ نہیں اور ایسا شخص یکے نقصان مایہ و دیگر شماتت ہمسایہ کا مستحق ٹھہرتا ہے۔

اصل کیمیا تقویٰ ہے جس نے اس کو حاصل کر لیا اس نے سب کچھ حاصل کر لیا اور جس نے اس نسخہ کو نہ آزمایا اس نے اپنی عمر ضائع کی۔ اگر کیمیا واقعی ہو بھی تو بھی اس کے پیچھے عمر کھونے والا کبھی متقی اور پرہیز گار نہیں ہو سکتا۔ جس کو رات دن دنیا کی محبت لگی رہے گی وہ اپنے پاک اور پیارے خدا کی محبت کو اپنے دل میں کس طرح جگہ دے گا۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 477)

ترقی کیلئے افراد میں کام کی صلاحیت پیدا کرنا ضروری ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

خوب اچھی یاد رکھو کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی جب تک اس کے بہت سے افراد میں کام کی اہلیت نہ پائی جائے۔ جن قوموں کے اکثر افراد میں کام کرنے کی اہلیت نہ ہو۔ وہ جلد تباہ ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ انسان فانی ہے۔ ایک عرصہ میں کام کرنے والے افراد مر جاتے ہیں۔ ان کے بعد جن کے ہاتھوں میں کام جاتا ہے وہ کام کے اہل نہیں ہوتے۔ اس لئے ایسی جماعتیں بہت جلد تباہ ہو جاتی ہیں۔ پس وہی جماعت قائم رہ سکتی ہے جس میں ایک کام کرنے والے کے بعد دوسرا کھڑا ہو۔ اور دوسرے کے بعد تیسرا۔ اور تیسرے کے بعد چوتھا۔ اور اسی طرح یہ سلسلہ چلتا جائے۔

کام کی اہلیت اور قابلیت دو طرح کی پیدا ہوتی ہے۔ اول عملی تجربہ سے دوسرے علمی طریق سے۔ اگر عملی قابلیت کے ساتھ علم نہ ہو۔ تو کوئی کامل نہیں ہو سکتا۔ اگر علم کے ساتھ عمل نہ ہو تو بھی کوئی شخص قابل نہیں ہو سکتا۔ مثلاً ایک شخص نے عملی طور پر سرجری کو پڑھا ہو اور ایک ذخیرہ کتب پڑھا ہو۔ مگر عملی تجربہ اس کو نہ ہو۔ اور وہ محض اپنے علم کی بنا پر چاہے کہ میں اپریشن کروں تو یقیناً یہ شخص عالم ہونے کے باوجود کسی کی جان لے لے گا۔ لیکن اگر علم کے ساتھ اس نے عمل بھی کیا ہے۔ یعنی پہلے مردوں پر مشق کی ہے۔ پھر ماہر ڈاکٹروں کو اپریشن کرتے دیکھا ہے۔ اور ماہروں کے سامنے خود اپریشن کی مشق کی ہے۔ تو اس کا علم اور عمل مفید اور کار گر ہوں گے۔ تمام کاموں میں یہی ہوتا ہے کہ علم کے ساتھ تجربہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر کوئی شخص محض کتاب پڑھ کر طبیب بننا چاہے۔ تو محال ہے۔ ضرورت ہے کہ طب کی کتب پڑھنے کے ساتھ لائق طبیب کے سامنے مریضوں کی تشخیص اور علاج کیا ہو۔ ورنہ علم بغیر عمل کے ناقص رہے گا۔ اور عمل بغیر علم کے مفید نہیں ہوگا۔

(از خطبہ 11 فروری 1921ء)

واقفین نو کے والدین توجہ فرمائیں!

○ کلام الٰہی کی جو آیات اور سورتیں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے اپنی عبادتوں میں عموماً تلاوت فرماتے ہیں ان کی فہرست سیکرٹریان وقف نو کو بھجوادی گئی ہے۔

کیا آپ نے وہ آیات اور سورتیں اپنے واقفین نو بچوں کو یاد کروانی شروع کر دی ہیں۔

(وکالت وقف نو)

نکاح

○ عزیزہ فریحہ افضل صاحبہ بنت مکرم ملک محمد افضل صاحب سپیشل جج انٹی کرپشن گوجرانوالہ کا نکاح ہمراہ عزیز مکرم ہارون رشید صاحب ابن مکرم میجر محمد عبد السمیع صاحب راولپنڈی کا اعلان ایک لاکھ روپے حق مہر پر مکرم حافظ مظفر احمد صاب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد نے 27-ستمبر 96ء کو بیت احمدیہ گل روڈ گوجرانوالہ میں کیا۔

احباب کرام سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ عزیز ہارون رشید کے پڑدادا مکرم منشی محمد اسماعیل صاحب حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کے ماموں زاد بھائی تھے۔ عزیزہ فریحہ افضل مکرم ملک دوست محمد صاحب سابق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بہاولنگر کی پوتی اور مکرم ملک محمد عبد اللہ صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ بھیرہ کی نواسی ہیں۔ مکرم ملک محمد افضل صاحب مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید کے بھانجے ہیں۔

عہدیداران جماعت کے لئے دوہرے ثواب کا موقعہ

○ حضرت امام جماعت الثانی فرماتے ہیں۔

"میں ان کارکنوں کو بھی جنہوں نے تحریک جدید کے کام کو اپنے ذمہ لیا ہوا ہے توجہ دلاتا ہوں کہ ان کو خدا تعالیٰ نے بہت بڑے ثواب کا موقعہ دیا ہے کہ وہ بھی بیدار ہوں اور اپنے مقام کو سمجھیں انہیں صرف اپنے چندے کا ثواب نہیں ملتا بلکہ دوسروں کے چندے وصول کرنے کا بھی ثواب ملتا ہے"

تحریک جدید کا سال ختم ہونے میں چند یوم باقی رہ گئے ہیں عہدیداران کو چندہ تحریک جدید کی وصولی کی طرف پوری توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ تا کسی مجاہد کے ذمہ بقایا نہ رہ جائے۔

(ایڈیشنل وکیل المال الثانی تحریک جدید)

درخواست دعا

○ مکرم مولانا نصر اللہ خان صاحب ناصر مربی سلسلہ (مدیر انصار اللہ) فضل عمر ہسپتال میں ہفتہ عشرہ بوجہ بخار و شوگر زیر علاج رہنے کے بعد گھر واپس آگئے ہیں۔ لیکن تاحال کمزوری بہت ہے۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

5- اخاء 1375 ھش 5 - اکتوبر 1996ء

کردار سازی کی ضرورت

دنیا میں ہر طرف بدامنی پائی جاتی ہے کوئی خطہ ایسا نہیں جو اپنے آپ کو محفوظ سمجھتا ہو اور جس کے باشندے اپنے اوپر ظلم کا شکوہ نہ کرتے ہوں۔ کہیں انفرادی طور پر کہیں اجتماعی طور پر۔ کہیں عوام الناس کی طرف سے۔ اور کہیں حکومت کی طرف سے۔ بہرحال بدامنی کی یہ کیفیت ہو چکی ہے کہ ہاتھا پائی سے آگے نکل کر لڑائی جھگڑے اور جنگوں کی نوبت پہنچ چکی ہے۔ سب لوگ اس سے بیزار بھی ہیں اور اس میں ملوث بھی۔ ہر خطہ کے لوگ آپس میں بھی ناروا سلوک کرتے ہیں اور غیروں سے بھی کسی ہمدردی کا اظہار نہیں کرتے۔ ایک دوسرے کی بھلائی کا سوچنا تو درکنار ایک دوسرے کی تخریب کے درپے ہیں۔ نسل نسل سے لڑ رہی ہے۔ رنگ رنگ سے لڑ رہا ہے۔ مذہب مذہب سے لڑ رہا ہے۔ مسلک مسلک سے لڑ رہا ہے اور زبان زبان سے لڑ رہی ہے۔ گویا کہ کوئی بات بھی ایسی نہیں جو لوگوں کو آپس میں بھائی بھائی بنائے اور اپنے اپنے خطے میں بھی اور ساری دنیا میں بھی امن کی پذیرائی ہو۔

بعض اوقات محکموں کو زیر الزام لایا جاتا ہے۔ ایسے محکموں کو بھی جن کے افسر قسم کھا کر وہ افسری حاصل کرتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ قسم کھانے کے بعد وہ قسم بھول جاتے ہیں اور ایسا کرنے میں کسی ایک محکمے کو کسی دوسرے محکمے سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ یہ محکموں کی بات نہیں ہے۔ انسان کی بات ہے۔ انسان اچھا ہو تو جس محکمے میں بھی جائے گا۔ جس شخص سے بھی ملے گا جس ملک کا بھی خیال کرے گا۔ اس کے لئے اس کے دل میں اچھائی کے سوا اور کچھ نہیں ہو گا۔ فوجی اچھا نہ ہو تو برا فوجی ہو گا۔ منصف اچھا نہ ہو تو برا منصف ہو گا۔ تعلیم کا ماہر اچھا نہ ہو تو وہ بھی برا ماہر ہو گا۔ یعنی اچھا انسان کو ہونا چاہئے۔ اگر انسان اچھا ہو تو اسے جہاں چاہیں کھڑا کر دیجئے۔ جو چاہیں منصب دے دیجئے۔ جو فریضہ اس کے سپرد کرنا ہو کر دیجئے۔ وہ اسے صحیح طور پر نبھائے گا۔ وہ اسے اپنا فرض سمجھے گا کہ بطور ایک اچھے انسان کے اسے اچھے ہی کام کرنے ہیں۔ لیکن اگر انسان برا ہو تو اسے فوج میں لے جایئے۔ وہاں برائی پیدا کرے گا۔ اسے عدالتوں میں لے جایئے وہاں برائی پیدا کرے گا۔ اسے وکیلوں کے زمرے میں لے آیئے وہاں برائی پیدا کرے گا۔ اسے محکمہ تعلیم میں لے آیئے وہاں برائی پیدا کرے گا۔ یہ دراصل ایک ایسی الجھن ہے کہ محسوس تو سب کرتے ہیں لیکن اس کی طرف صحیح معنوں میں توجہ کم دی جاتی ہے۔ ہم لوگوں کو ان کے محکموں کی وجہ سے بدنام کرنے لگتے ہیں لیکن محکمے بیچارے کیا کریں۔ جیسا انسان انہیں ملے گا ویسا ہی ان کا اثر ہو گا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے اس بات پر خاص طور پر زور دیا ہے کہ جب تک انسان کے دل میں نیکی نہ ہو۔ جب تک وہ اپنے آپ کو پاک صاف نہ کر لے۔ اس کے معاملات درست نہیں ہو سکتے۔ سب سے زیادہ ضروری بات خدا خوفی ہے۔ انسان انسانوں سے نہیں خدا سے ڈرے۔ خدا کو حاضر ناظر جانے۔ اور وہی کچھ کرے جو خدا تعالیٰ کی پسندیدگی کا باعث ہو تو ایسے شخص کو آپ جہاں بٹھا دیں گے وہاں انصاف، رحم، عدل، ہمدردی اور اخلاص نظر آئے گا۔

پس ضرورت اس بات کی ہے کہ بچپن ہی سے یہ بات دل میں ڈالی جائے۔ سکولوں میں حساب اور انگریزی بھی پڑھائے جائیں لیکن زور اس بات پر دیا جائے کہ ہر شخص کو اچھا انسان بننا ہے۔ امتحان پاس کرنے کے بعد نوجوان کے ہاتھ میں صرف سند نہ ہو بلکہ کردار بھی ہو۔ یہ بات گھروں سے شروع ہو کر سکولوں اور کالجوں تک پہنچنی چاہئے اور عملی زندگی میں آنے سے پہلے پہلے ہر شخص کے دل میں خدا خوفی پیدا کی جانی چاہئے۔ ہر شخص کو نیکی کی طرف مائل کرنا چاہئے۔ اور ہر شخص کو ایک دوسرے کی ہمدردی کا سبق دینا چاہئے۔ اگر ایسا ہو سکے تو آپ دیکھیں گے کہ لوگ اور ہمارے محکمے سب کے سب چونکہ اچھے آدمی ان میں موجود ہوں گے وہاں سے اچھائی ہی اچھائی نظر آئے گی۔ نہ غلط کام ہو گا نہ غلط نتائج نکلیں گے۔ نہ آپس میں انقباض ہو گا نہ جھگڑے ہوں گے نہ لڑائیاں ہوں گی نہ جنگیں ہوں گی۔

پس ضرورت اس بات کی ہے کہ گھر، سکول، کالج، یونیورسٹیاں، اور اسی طرح محلے نیک چلن اور باکردار لوگ پیدا کریں۔ ایسے لوگ جو صرف خدا سے ڈریں اور خدا سے ڈرتے ہوئے اس دنیا کو جنت نظیر بنا دیں۔

○

دورِ شبہائے ابتلا آیا
مژدۂ صبحِ نَو بنو لایا

چین کی راہ پر نہیں آیا
ہم نے دل کو ہزار سمجھایا

اُن کے جانے کے بعد ایسا ہے
گھر میں شائد کوئی نہیں آیا

مجھ کو تنہائیوں میں الجھا کر
اے شبِ ہجر! تو نے کیا پایا

چشمِ خونبار! یوں تو خوں نہ لٹا
خونِ دل ہی ہے دل کا سرمایہ

اے خوشا لذّتِ وفاداری
موت میں زیست کا مزہ پایا

اور کیا مانگوں، ہے بہت ناہیدؔ
مجھ کو دیوارِ یار کا سایہ

عبدالمنان ناہیدؔ

چندہ تحریک جدید جلد از جلد ادا کرنا کیوں ضروری ہے

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

"نیکی میں جتنی جلدی کی جائے اتنا ہی ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ ایک دن کا ثواب بھی معمولی چیز نہیں کہ چھوڑا جائے جو لوگ ملازمت میں ایک دن پہلے شامل ہوتے ہیں وہ ساری عمر سینئر رہتے ہیں اسی طرح یہ سمجھ لو کہ خدا کے انعام پہلے اس پر ہوں گے جو پہلے شامل ہوتا ہے۔"

گویا جلد ادائیگی آپ کو روحانی طور پر ایک اعلیٰ مقام پر پہنچانے کا موجب ہوتی ہے پھر اس میں تاخیر کیوں روا رکھی جائے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

معصیت کاری تری بخشش کا راز
مجھ کو حاصل ہے یہی تو امتیاز
مَیں گنہگاروں کی صف میں ہُوں کھڑا
اور نمبر ایک ہُوں، بندہ نواز

ابوالاقبال

خلافت لائبریری-ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد سعید احمد- لاہور چھاؤنی

حضرت ملک سیف الرحمان صاحب

امید ہے آپ بخیریت ہونگے۔ جس ترتیب سے آپ خاکسار کے مضامین الفضل میں شائع کرنے کی اجازت دے رہے ہیں اس سے میرا اندازہ ہے کہ حال اور مستقبل سے متعلق امور کی اشاعت مشکل ہے اور ماضی کے واقعات میں آسانی ہے۔

مکرم مولوی عبدالباسط صاحب کے شہ پارے بہت معلوماتی ہوتے ہیں۔ وہ خوب محنت کرتے ہیں۔ شاید وہ صرف لکھ ہی سکتے ہیں کم از کم میں نے انہیں بولتے نہیں سنا۔ انہوں نے ساری زندگی خاموشی سے گزار دی ہے۔ یا خاموشی میں گزار دی ہے۔ بڑے قابل رشک انسان ہیں۔

محمد سعید احمد

خاکسار کو حضرت ملک سیف الرحمان صاحب سے تعارف کے اعتبار سے احمدیت کے علاوہ کوئی نسبت نہیں۔ یاد نہیں کہ یہ عاجز ان کے حلقہ ملاقات میں کب آیا۔ 54'1953 میں بندہ مجلس خدام الاحمدیہ شہر و ضلع لاہور کا قائد تھا۔ عادتاً بزرگان سلسلہ کی خدمت میں صحبت صالحین کے لئے حاضر ہوتا رہتا تھا۔ شاید اسی زمانہ میں ان سے رابطہ ہوا۔

حضرت ملک صاحب مجھ سے عمر میں 18 برس بڑے تھے۔ وہ بلند پایہ عالم' فقیہ اور درویش تھے۔ میں ان خوبیوں سے عاری مگر پھر بھی معلوم نہیں کہ بندہ کس وجہ سے ان کی شفقتوں کا مورد رہا۔ خاکسار ربوہ جاتا تو گھنٹوں ان کی خدمت میں حاضری کا موقعہ ملتا۔ وہ میرے پاس تشریف لاتے تو دنوں قیام فرماتے۔

شخصیت دراز قد' کھلتا گندمی سفیدی مائل رنگ' دبلا مگر متناسب جسم' چہرہ پر سنجیدگی اور وقار کے نمایاں آثار' ہمدرد' مشفق' علم کا سمندر' بہترین استاد مگر ہر وقت مزید علم کے متلاشی' کم گو' علم فقہ کے ماہر' باوجود خرابی صحت کے سخت محنت کے عادی' ابتلاؤں اور مشکلات کو خندہ پیشانی سے برداشت کرنے والے' اختلاف رائے رکھنے والوں سے وسعت قلبی کا مظاہرہ کرنے والے' صائب الرائے' وفا شعار دوست' اقرباء کے حقوق دینی تعلیم کے مطابق ادا کرنے والے' جوہر شناس' متوکل' عابد' مستقل مزاج' درویش طبیعت اور مہمان نوازی' جیسی صفات سے متصف۔ یہ تھے ہمارے حضرت ملک سیف الرحمان صاحب اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو اور ان کے درجات بلند فرمائے آمین۔

حضرت ملک صاحب کی شخصیت آئس برگ جیسی تھی جس کا ایک حصہ سطح آب سے اوپر ہوتا ہے اور نو حصے زیر آب ہوتے ہیں۔ ان سے صحیح تعارف حاصل کرنے کے لئے غوطہ زن ہونا پڑتا تھا۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے نفس پر ضبط کرنے کی عجیب قدرت بخشی تھی۔ ان کی شخصیت کا ہر پہلو منفرد اور علیحدہ تھا۔ جسے انگریزی زبان میں "واٹر ٹائٹ کمپارٹمنٹ" کہتے ہیں۔ سیرۃ نگاری کے لئے ایسا وجود مشکل اور پیچیدہ ہوتا ہے۔ ایسی شخصیت کے ایک پہلو سے واقف انسان عام طور پر باقی پہلوؤں سے بے خبر رہتا ہے۔

سماجی تعلقات حضرت ملک سیف الرحمان صاحب زندگی کے تمام شریفانہ شعبوں سے متعلق لوگوں سے تعلقات رکھتے تھے۔ ان کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا مگر اس حلقہ کی ان کے علاوہ کسی کو اطلاع نہ تھی۔ وہ مشترکہ دوستی پر یقین نہیں رکھتے تھے۔ دینی اور دنیاوی اعتبار سے عام آدمی سے لے کر بڑے بڑے لوگوں تک ان کے ذاتی مراسم تھے۔ انگریزی زبان میں اسے

"Complete cross section of society"

کہا جاتا ہے۔ ہر ایک سے ان کے تعلقات کی نوعیت بالکل مختلف ہوتی۔ اسی طرح ان کی نگاہ زندگی کے مختلف پہلوؤں پر بہت گہری تھی۔ دوسروں پر تنقید سے اجتناب فرماتے' البتہ تعریف کرنے اور حوصلہ افزائی کرنے میں بخل نہیں کرتے تھے۔

احمدیت سے تعارف احمدیت سے ان کا پہلا علمی تعارف اس وقت ہوا جب وہ سکول کی دسویں جماعت میں پڑھتے تھے۔ انتہائی ذہین طالب علم ہونے کی وجہ سے ہیڈ ماسٹر نے انکو اپنی ذاتی لائبریری سے استفادہ کی اجازت دے رکھی تھی۔ ایک روز وہ اس لائبریری سے ایک کتاب نکال کر پڑھ رہے تھے کہ ہیڈ ماسٹر صاحب نے دیکھ لیا اور ناراض ہوئے کہ یہ کتاب کیوں پڑھ رہے ہو۔ ملک صاحب نے عرض کیا کہ آپ نے ایسی کوئی پابندی تو نہیں لگائی تھی۔ یہ کتاب ملک صاحب سے واپس لے لی گئی۔ دراصل یہ کتاب جماعت احمدیہ میں شائع ہونے والی غالباً پہلی احمدیہ پاکٹ بک "محقق" تھی جو حضرت ڈاکٹر شفیع احمد صاحب دہلوی رفیق حضرت بانی جماعت احمدیہ کی لکھی ہوئی تھی اور اس کتاب کی وجہ سے محترم ڈاکٹر صاحب جماعت احمدیہ لاہور میں محقق کے نام سے مشہور تھے۔

حلقہ احباب مکرم ملک سیف الرحمان صاحب بظاہر خاموش طبیعت' کم گو اور سنجیدہ انسان تھے مگر اپنے ہم ذوق لوگوں سے گھنٹوں گفتگو فرماتے اور کھل کر قہقہے لگاتے۔ وہ زندگی کے صحیح حسین پہلوؤں سے خوب لطف اندوز ہوتے۔ نہایت پاکیزہ مزاح تھا۔ وہ قریباً ہر شعبہ زندگی پر سیر حاصل بحث اور تبادلہ خیال کر سکتے تھے۔

احترام رائے مکرم ملک صاحب ہر معقول اور مفید ذریعہ سے' حصول علم کرتے اور دوسروں کی صائب رائے کا احترام کرتے۔ مجھے یاد ہے ایک دفعہ خاکسار ربوہ میں ان کی قیام گاہ پر ملاقات کے لئے حاضر ہوا تو وہ جلسہ سالانہ کے لئے تقریر کی تیاری کر رہے تھے۔ فرمانے لگے مجھے یہ ذمہ داری سونپی گئی ہے تمہارا اس موضوع پر کیا خیال ہے؟ میری جہالت ملاحظہ ہو میں نے اپنی حیثیت کا اندازہ لگائے بغیر دو نکات عرض کر دیئے۔ جلسہ سالانہ پر ان کی تقریر سنتے ہوئے مجھے حیرت ہوئی کہ انہوں نے ان دونوں کو قبول فرماتے ہوئے احسن طور پر اپنی تقریر میں روشنی ڈالی۔

خویش پروری خویش پروری میں وہ دینی تعلیمات پر پوری طرح کاربند تھے۔ اپنے گاؤں کے لوگوں کو کئی دفعہ سفارش کے ساتھ میرے پاس ملازمت کے لئے بھجوایا۔ ایک دفعہ خاکسار ربوہ میں ان کی خدمت میں حاضر تھا تو ایسے ہی لوگ ان کی ملاقات کے لئے آ گئے تو ان سے فرمانے لگے کہ آپ کا کام تو ابھی ہو گیا۔ متعلقہ شخص سامنے بیٹھا ہے یعنی میری طرف اشارہ تھا ان کے چلے جانے کے بعد میں نے پوچھا کہ کیا یہ آپ کے رشتہ دار تھے۔ فرمایا نہیں میرے گاؤں کے ہیں اور احمدیت کے مخالف ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ پھر آپ کیوں سفارش کرتے ہیں۔ فرمایا یہ اور بات ہے ان کا مجھ پر حق ہے۔

توکل اور تشکر محترم ملک صاحب کا ایک نمایاں قابل رشک وصف یہ تھا کہ ہر نعمت ملنے اور اپنے مقصد کے حصول پر وہ قلب سلیم سے اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہوتے۔ ذریعہ خواہ کچھ بھی ہو مگر وہ یقین رکھتے تھے کہ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ اسی طرح ہر خوبی اور اچھی بات دین اور احمدیت کی طرف منسوب کرتے یعنی ان کی برکت خیال کرتے۔ مجھے تو ایک دفعہ بھی ان کے منہ سے اپنے نفس کی خوبی یا کسی طرح کی برائی کا ذکر سننے کا اتفاق نہیں ہوا۔ روحانی لحاظ سے یہ بڑا مقام ہے۔

عبادت خاکسار کو کئی مرتبہ گھنٹوں ان کی صحبت میں ان کے ربوہ والے مکانوں میں رہنے کا موقعہ ملا۔ میرا تاثر ہے کہ وہ گھر میں رہتے ہوئے بھی اہل خانہ سے الگ اور تنہا رہتے۔ اکثر و بیشتر وہ گھر کے مردانہ حصہ میں ہی رہتے۔ جہاں تنہائی میں عبادات' ذکر الہٰی یا مطالعہ میں مصروف رہتے یا ملاقاتیوں سے ملتے۔ بایں ہمہ وہ اپنی خانگی ذمہ داریوں سے عام لوگوں سے بہت بڑھ کر عہدہ برآ ہوتے۔ ان کے بچوں نے رات سوتے میں بوقت ضرورت والدہ کی بجائے ہمیشہ انہیں موجود پایا۔ میرا تاثر ہے کہ وہ ملک صاحب کی ہلکی نیند نہ تھی بلکہ وہ اس وقت مصلّے پر اپنے خالق سے راز و نیاز میں مشغول ہوتے ان کی راتوں کی عبادت ان کے کردار اور سیرت میں صاف نظر آتی تھی۔

غناء غناء کی صفت ان میں بدرجہ اتم موجود تھی۔ اشارۃً بھی کسی ذاتی ضرورت کا اظہار نہیں فرماتے تھے۔ میرے خیال میں وہ اپنے مولا کریم سے ہمیشہ ملتجی رہے کہ کسی انسان کا محتاج نہ بنانا اور اپنی جناب سے ہی دینا۔ واقف زندگی ہونے کی وجہ سے قدرتی طور پر مالی فراخی نہ تھی مگر اپنی حاجت کے وقت خدائے غنی کے سایہ تلے رہے۔

تقویٰ محترم ملک صاحب تقویٰ کا مفہوم خوب سمجھتے تھے۔ مقربین بارگاہ الہٰی کی زندگی کے ہر پہلو پر تقویٰ کا سورج اپنی شان سے چمکتا ہے۔ اگر حلقہ احباب یا دینی جماعتی اجتماعات میں کوئی واقف زندگی اپنے نجی حالات بیان کرے کہ کس طرح خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ان کی ضروریات پورا فرماتا ہے تو سامعین کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہوتا ہے۔ مگر محترم ملک صاحب کا اپنا تقویٰ کا مقام تھا۔ وہ ایسے بیان کو اپنے غناء' توکل' خدا تعالیٰ سے وفاداری اور وقف زندگی کی روح کے خلاف سمجھتے تھے کہ اس طرح سے دوسروں پر ایک واقف زندگی کی ذاتی ضروریات کا پردہ چاک ہو جاتا ہے۔ زندگی کے ہر پہلو پر خوب کھل کر گفتگو فرماتے مگر اپنی ذات اور نفس کو مٹی بنا دیا تھا۔

ایک اچھی بات

جب انسان کی روح پگھل کر آستانہ الوہیت پر گرتی ہے اور اسی کو اپنا اصل مقصود خیال کرتی ہے۔ تب اس کے لئے حقیقت کا دروازہ بھی کھولا جاتا ہے۔

حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں

دوسرا علم علم بلاغت ہے یہ زبان سے تعلق رکھتا ہے بلاغت میں محض اظہار خیالات ہی مقصد نہیں ہوتا بلکہ اس سے کچھ بڑھ کر ہوتا ہے جیسے بچہ روٹی کو توتی کہتا ہے یا ایک غیر زبان کا آدمی یا انگریز کہتا ہے کھانا مانگتا ہے مطلب تو اس سے سمجھ میں آ جاتا ہے مگر زبان صحیح نہیں ہوتی زبان کا علم تو صرف اسقدر ظاہر کرتا ہے کہ خیالات ظاہر کر دیے مگر بلاغت کا علم اس سے بڑھ کر تین باتوں پر بحث کرے گا

باتیں کتنے اقسام کی ہوتی ہیں مثلاً ایک بات سچی ہوتی ہے یا جھوٹی ہے یا کلام کو کس طرح دوسرے کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اسی طرح فقروں کی ترتیب پر بحث کرے گا کہ کس طرح ہر ایک بات زیادہ عمدگی سے بیان کی جاتی ہے مثلاً ایک شخص کو کہیں بڑا بہادر ہے لیکن شیر کیونکہ بڑا بہادر ہوتا ہے اس لئے کہا جائے کہ فلاں شخص شیر ہے تو بڑا اثر ہوتا ہے اس طرح پر گویا اس میں استعارات اور مجاز سے بھی بحث ہوتی ہے

ایک شخص کی نسبت کہا جائے کہ غصہ ہو گیا تو اتنا اثر نہیں ہوتا لیکن جب کہیں کہ آگ بگولا ہو گیا تو اس کا بڑا اثر ہوتا ہے اس طرح پر گویا غیر لفظ بول کر اور مفہوم بن جاتا ہے اس علم بلاغت میں ایک بحث یہ ہوتی ہے کہ کلام خوبصورت کس طرح بنایا جاتا ہے اس علم کی بدولت انسان اچھی طرح بولنے یا کہنے لگتا ہے جیسے کہتے ہیں کہ فلاں شخص بڑی اعلیٰ درجہ کی تقریر کرتا ہے یا بہت عمدہ لکھتا ہے تو یہ خوبی اسی علم کے ذریعے پیدا ہوتی ہے غرض علم بلاغت میں یہ باتیں ہوتی ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی

خاموش علماء

دنیا کا دستور ہے کہ ہر سلسلہ میں بعض ایسے علماء موجود ہوتے ہیں جو اپنی خاموش طبعی یا فطری حجاب کی وجہ سے سامنے نہیں آتے مگر اپنے اپنے میدان میں علمی خدمات کا سلسلہ جاری رکھتے ہیں۔ ان کی حیثیت ان کل پرزوں کی سی ہوتی ہے جو سامنے نہیں ہوتے مگر مشین کو قوت بہم پہنچاتے رہتے ہیں۔ اگر ان میں سے کسی کل پرزہ کو نقصان پہنچ جائے تو ساری مشین کی قوت متاثر ہوتی ہے۔ انسانی تہذیب کی ترقی ایسے خاموش طبع عالموں کی رہین منت رہی ہے۔

ہم نے قادیان اور ربوہ میں بعض ایسے عالموں کو دیکھا اور ان سے حسب عمر و استطاعت استفادہ کیا' جو بظاہر بالکل خاموش طبع تھے مگر بہ باطن علم کا بحر بیکراں تھے۔ اپنے گھر میں حضرت مولوی غلام نبی مصری کا وجود سامنے تھا۔ آپ نہایت مسکین طبع اور خاموش طبع عالم تھے۔ عربی میں ان کا کہا مستند سمجھا جاتا تھا مگر کبھی جو ان کے منہ سے تفاخر کی کوئی بات سنی ہو؟ نہیں! وہ تو ایسے حلیم الطبع تھے کہ ہم بچوں کو کسی بات پر سرزنش بھی کرنا پڑتی تو گھبرا جاتے۔ قادیان میں مدرسہ احمدیہ میں استاد تھے۔ حضرت امام جماعت الاول کے خاص الخاص شاگردوں میں سے تھے ان کے شاگردان کے احترام میں بچھے جاتے تھے مگر پھوپھا جی (کہ ہماری پھوپھی بیگم جی ان کے عقد میں تھیں) ان سے بھی بڑھ کر ان سے تواضع سے پیش آتے تھے۔ کوئی شاگرد فرط ادب سے آنکھیں جھکا کر بات کرتا تو آپ فروتنی سے اور زیادہ جھک جاتے۔ زیادہ بات کرنے کی عادت نہیں تھی۔ ہاں یا نہ میں جواب دیتے۔ ہاں کسی مسئلہ پر تفصیل بیان کرنا درکار ہوتی تو آہستہ آہستہ ٹھہر ٹھہر کر تفصیل بیان فرماتے۔ گھر میں یا گھر سے باہر ہم نے انہیں کبھی کسی بات پر برافروختہ ہوتے نہیں دیکھا۔ اختصار ان کی طبیعت کا خاصہ تھا۔ وماقل ودل!

حضرت مولوی غلام نبی مصری' اپنے شاگردوں کو اپنی اولاد کی طرح جانتے تھے۔ ان کی بہبود کا خیال رکھنا' ہر وقت ان کیلئے دعائیں کرتے رہنا' مکرم ملک عمر علی صاحب رئیس ملتان کو پھوپھا جی سے خاص عقیدت تھی ان سے حدیث کا درس بھی لیا کرتے تھے۔ رئیس تھے مگر ہمارے گھر میں آتے تو کھری چارپائی پر بیٹھ کر درس لیتے۔ ایک بار ملک صاحب کے بارہ میں خبر ملی کہ وہ بیمار ہیں۔ پھوپھا جی نے جس بے قراری سے ان کی صحت کے لئے دعائیں کیں اس پر بہت رشک آیا۔ لڑکپن کا زمانہ تھا خیال ہوا کہ ملک صاحب امیر کبیر آدمی ہیں اس لئے پھوپھا جی ان کے لئے اتنی بے قراری سے دعائیں کر رہے ہیں۔ مگر کچھ عرصہ بعد قادیان سے ملک صلاح الدین صاحب کی طرف سے دعا کی درخواست آئی تو ہم نے دیکھا کہ ملک صلاح الدین صاحب کی صحت کے لئے اس سے بھی زیادہ ابتہال اور تضرع سے دعائیں کر رہے ہیں۔ تب اندازہ ہوا کہ ان کے دل میں سارے شاگردوں کے لئے ایک خاص محبت کا گوشہ ہے اور جب کسی شاگرد کو بیمار پاتے ہیں اس کے لئے دل و جان سے گداز ہو کر دعائیں کرتے ہیں۔ استاد شاگردوں کو اور دے بھی کیا سکتا ہے؟ اور جن شاگردوں کو ایسے استاد نصیب ہو جائیں انہیں اور چاہئے بھی کیا؟ چھوٹا منہ بڑی بات ہے مگر ہم نے اپنے شاگردوں سے محبت کرنے کے یہ قرینے حضرت پھوپھا جی ہی سے سیکھے ہیں۔ ورنہ ہم کیا ہماری استادی کیا؟ فارسی والوں کا کہا تو ہمیں یاد ہی ہے

درسِ ادیب اگر بود زمزمہ محبتے
جمعہ بہ مکتب آورد طفلِ گریز پائے را

مگر بات صرف مکتب تک محدود نہیں رہنی چاہئے۔ حضرت پھوپھا جی نے اپنے شاگردوں سے تعلق کو زندگی بھر کا تعلق بنایا اور یہی سمجھ کر نبھایا۔ ان کی آخری بیماری کے دوران ہم نے ان کے شاگردوں کو بے قراری سے ان کے لئے دعائیں کرتے اور ان کی بیماری پر تشویش کا اظہار کرتے دیکھا۔ ایک کمرہ کا چھوٹا سا مکان تھا لوگ آتے باہر ہی سے حال دریافت کرتے دعائیں کرتے واپس چلے جاتے۔ پھوپھا جی آخر وقت تک ہوش میں رہے اس لئے جس جس کے بارہ میں انہیں خبر کی جاتی کہ وہ عیادت کے لئے تشریف لائے تھے اس کے لئے دعائیں کرتے۔ دعا ان کا خاص وصف تھا۔ ان کے لب ہر وقت ذکر الٰہی سے تر رہتے تھے۔ ان کی وفات پر معلوم ہوا کہ کتنا بڑا عالم دنیا سے رخصت ہو گیا ہے۔ موت العالِم موت العالَم!

دراصل اس مضمون میں ایسے علماء کرام کا ذکر کرنا مقصود ہے جو سٹیج کے آدمی نہیں تھے۔ یعنی تقریر کے مرد میدان نہیں تھے مگر ان کا وجود سلسلہ کے لئے اسی طرح مفید اور ضروری تھا جس طرح مقرر عالموں کا ہوتا ہے۔ خود ہمارے ابا حضرت مولوی احمد خاں نسیم' فرمایا کرتے تھے کہ ہم دیہاتی مربی ہیں۔ ایک بار مولانا عزیز الرحمٰن منگلا اباجی سے کہنے لگے آپ جلسہ سالانہ پر تقریر کیوں نہیں کرتے؟ اباجی نے کہا میں سٹیج کا آدمی نہیں ہوں! منگلا صاحب نے فرمایا آپ چک منگلا میں تو خوب تقریریں کرتے ہیں۔ اباجی نے فرمایا درست! مگر جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ چک منگلا کے جلسہ سے بالکل مختلف چیز ہے۔ یہ ایک علمی سٹیج ہے جہاں سے دنیا کی راہنمائی کے لئے علمی موضوعات پر سلسلہ کے علماء سلسلہ کا موقف پیش کرتے ہیں۔ ہم لوگ دیہاتیوں کے طور طریقوں سے دیہاتیوں تک پیغام پہنچاتے ہیں اور بس! سلسلہ عالیہ احمدیہ میں ہزاروں ایسے لوگ تھے جو سٹیج کے آدمی نہیں تھے مگر سلسلہ کیلئے ان کا وجود اسی طرح لابدی تھا۔ حضرت حافظ مختار احمد شاہجہان پوری مانے ہوئے عالم تھے مگر وہ سٹیج کے آدمی نہیں تھے اگر کہیں جوانی میں سٹیج پر تقریر کی ہو تو وہ ہماری ہوش سے پہلے کی بات ہے۔ ہم نے سلسلہ کے اکثر علماء کو ان کی خدمت میں حاضر ہوتے اور علمی مسائل سمجھتے دیکھا۔ ہماری موجودگی میں حضرت مولانا شمس صاحب' حضرت قاضی محمد نذیر صاحب حضرت حافظ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کسی علمی مسئلہ پر ان کی رہنمائی چاہی یہ تو ہمارے اپنے تجربہ کی بات ہے کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے حضرت حافظ صاحب سے کسی مسئلہ پر راہنمائی چاہی اور ہمیں ہی خط دے کر بھیجا۔ حضرت میاں صاحب کا استفسار بھی ہم نے ہی لکھا اور جواب بھی حضرت حافظ صاحب نے ہمیں ہی لکھوایا۔ جماعت کے علماء میں ان کا مرتبہ بہت بلند تھا مگر نئی نسل کو اس بات کا پتہ نہیں کہ حضرت حافظ مختار احمد شاہجہانپوری نرے پرے شاعر ہی نہیں تھے بہت متبحر عالم تھے۔ ایک بار سلسلہ کے کسی معاند نے حضرت بانی سلسلہ کے ایک شعر پر اعتراض کیا کہ اس میں "کہ تا" کا مرکب استعمال ہوا ہے جو سراسر غیر فصیح ہے۔ ہم بھی حاضر تھے۔ حضرت حافظ صاحب نے فرمایا میاں بتاؤ کس کس استاد شاعر نے یہ ترکیب باندھی ہے؟ ہمارا سارا علم غالب تک پہنچ کر ختم ہو گیا کہ

آنکھ کی تصویر سرنامہ پہ کھینچی ہے کہ تا
اس پہ کھل جائے کہ اس کو حسرت دیدار ہے

حافظ صاحب نے اساتذہ شعراء اردو کے کلام سے اپنی یادداشت سے 'خدا جھوٹ نہ بلوائے' تو بیسیوں اشعار ہمیں سنا دئے کہ لو ان اساتذہ نے کہ تا کی ترکیب باندھ رکھی ہے اور معترض صاحب نے کہ اپنے کو پڑھا لکھا صحافی جانتے ہیں کیسا بودا اعتراض کیا ہے۔ اب ایسے وجود کہاں؟ مگر حضرت حافظ صاحب خاموش عالم تھے۔ گفتگو ایسی کہ وہ کہیں اور سنا کرے کوئی۔ مگر تقریر ان کا میدان نہیں تھا۔

حضرت حافظ صاحب کی یادداشت کمپیوٹر جیسی تھی۔ حوالے انہیں یاد رہتے تھے۔ ایک بار ایسا ہوا کہ ہم حاضر تھے۔ حضرت حافظ صاحب کو کسی حوالہ کی ضرورت پڑی۔ ان کا کمرہ کتابوں کا کباڑ خانہ لگتا تھا۔ فرمایا "میاں تمہیں تکلیف کرو یہ سامنے کتابوں کا جو ڈھیر ہے اس میں چھٹے یا ساتویں نمبر پر فلاں کتاب پڑی ہے وہ اٹھاؤ اس کے صفحہ 315 پر آٹھویں یا دسویں سطر میں ایک حوالہ ہے وہ مجھے درکار ہے ذرا ہاتھ بڑھائیو۔" ہم حیران رہ گئے۔ حافظ صاحب کی بات باون تولے پاؤ رتی تھی۔ حوالہ اسی مقام پر موجود تھا۔ آپ نے وہ حوالہ ملاحظہ فرمایا اور پھر کتاب ایک طرف رکھ دی۔ دو ہفتوں کے بعد اتفاق سے اسی حوالہ کی ضرورت پڑی تو کسی اور مقام پر رکھی ہوئی اس کتاب کا محل وقوع انہیں یاد تھا۔ ہم سمجھتے تھے ان کا کمرہ کتابوں کا کباڑ خانہ ہے مگر وہ تو کتب خانہ نکلا۔ اس کتب خانہ کی ساری کیٹیلاگ حافظ صاحب کے ذہن میں محفوظ تھی۔ ایسی یادداشت ہم نے بہت کم دیکھی۔ جاپان میں ایک لائبریرین کی یادداشت میں حضرت حافظ صاحب کی یادداشت کا پرتو نظر آیا مگر ان کا میدان ہی کتب خانہ تھا۔ ہمارے شعبہ اردو کی لائبریری' نئی عمارت میں منتقل ہو رہی تھی ساری کتابیں ڈھیر کی صورت میں بکھری پڑی تھیں۔ اتفاق سے جاپانی ٹی وی والوں کو ایک حوالہ کی ضرورت پڑی ان لوگوں نے ہم سے رابطہ کیا کہ فلاں حوالہ فوری طور پر درکار ہے کیا آپ ہماری مدد کر سکتے ہیں؟ ہم نے حامی بھر لی۔ شعبہ کی لائبریری میں پہنچے تو کتابوں کے کشتے کے پشتے لگے ہوئے دیکھے۔ ہمارے طوطے اڑ گئے کہ اب کیا ہو گا؟ لائبریرین صاحب سے رابطہ کیا کہنے لگی ساتوں قطار میں سولھویں نمبر پر آپ کی مطلوبہ کتاب موجود ہے۔ ہم نے دیکھا کہ موجود تھی۔ یہ صفت بہت کم لوگوں میں ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کو ایسے عالم عطا کر رکھے تھے کہ اپنی ذات میں چلتا پھرتا کتب خانہ تھے۔ ہمارے مولانا دوست محمد شاہد بھی کوئی کم حوالہ شناس نہیں۔ انہیں بھی ہزاروں حوالے یاد رہتے ہیں۔ ربوہ کے ابتدائی دنوں کی بات ہے ایک بزرگ لائبریری میں کام کیا کرتے تھے غالباً حکیم فضل الٰہی نام تھا۔ مولوی محمد صدیق صاحب ان کے بعد تشریف لائے۔ وہ بھی حوالوں کا خزانہ تھے۔ لائبریری کے کارکنوں میں سے عبداللہ اور سلیم اللہ ہمارے دیکھتے دیکھتے حوالوں کے خزانچی بنے۔ دونوں کارکن لائبریری کے ادنیٰ درجہ کے کارکن تھے مگر کتابوں کی ترتیب اور حوالوں کی تنقیح میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ حالانکہ علمی لحاظ سے دیکھا جائے تو وہ بچارے زیادہ پڑھے لکھے نہیں تھے۔

بات حوالوں سے چلی تو حوالوں کے حوالے دور نکل گئی۔ ایک اور خاموش بزرگ کو ہم نے دیکھا۔ حضرت مولوی عبداللطیف بہاولپوری۔ دیکھنے میں نہایت مسکین طبع۔ چہرے پر ملائمت۔ دارالرحمت غربی کی الیت کے پاس ایک مکان میں رہتے تھے۔ ہمیں حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے ان کی خدمت میں کسی کام سے بھیجا۔ ان سے ملاقات ہوئی تو اندازہ ہوا کہ دریں گرد سوارے باشد! ہم ان کے تبحر پر حیران رہ گئے۔ کبھی انہیں کسی سٹیج پر یا عوامی جگہ پر بات کرتے یا تقریر کرتے نہیں دیکھا تھا۔ کئی بار ان سے آمنا سامنا بھی ہوا مگر کبھی یہ خیال نہ گزرا کہ حضرت مولانا کتنے بڑے عالم ہیں۔ ایک کتاب ان کی چھپی۔ نام بھی یاد نہیں۔ جامعہ احمدیہ میں غالباً استاد تھے۔ کیا پڑھاتے تھے علم نہیں۔ مگر انہیں کبھی نمایاں نہیں دیکھا۔ سر راہ ایک دو بار ملاقات ہوئی۔ نہایت تواضع سے تلطف فرمایا! تعارف ہونے کے بعد ملنا ہوتا تو اباجی کا حال ضرور پوچھتے۔ ان کی وفات پر جماعت کے علمی حلقوں کی طرف سے ناقابل تلافی نقصان کی باتیں سنیں تو ان کے مرتبہ کا اندازہ ہوا۔

تمام بدیوں سے بچنے کی ایک راہ ہے کہ اللہ پر ایمان ہو پس جو شخص (میں اللہ پر ایمان لایا) کا مصداق ہو وہ تمام نیکیوں کا گرویدہ اور بھلائیوں کا پسند کرنے والا ہو گا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرمہ سلیمہ بیگم

یاد رفتگان

محترم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب

میرے عزیز از جان بھائی ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب 18 ستمبر بروز بدھ اس جہان فانی سے رحلت کر گئے۔ میرے لئے یہ صدمہ ایسا جانکاہ ہے جسے برداشت کرنا میرے بس کی بات نہیں۔ میرے پیارے بھائی اتنی بے شمار خوبیوں کے مالک تھے کہ اگر میں انہیں لکھنا چاہوں تو میرے قلم کی سیاہی ختم ہو جائے گی مگر میں انہیں لکھ نہ سکوں گی۔ تقریباً بارہ برس کی عمر میں کلام الٰہی حفظ کر لیا تھا آپ نے مجموعی طور پر 55 سال رمضان میں سنایا جو ایک ریکارڈ ہے تقریباً آٹھ سال قادیان میں چار پانچ سال دوران تعلیم امرتسر میں اور باقی سرگودھا میں۔ زمانہ تعلیم میں حافظ ہونے کی وجہ سے نیز نیکی اور پارسائی کی وجہ سے حد درجہ مقبول ہوئے۔ ان کے پرنسپل صاحب انہیں دیکھ کر کبھی ان کی طرف پیٹھ نہیں کرتے تھے پھر ان کی دیکھا دیکھی دیگر پروفیسروں اور طالب علموں نے جن میں ہندو اور سکھ بھی شامل تھے ان کی تقلید کی۔ تقسیم ہند سے دو تین سال قبل اپنی تعلیم مکمل کر کے قادیان چلے گئے اور اپنے قابلِ صد احترام باپ یعنی بھائی محمود احمد صاحب کے ساتھ پریکٹس کا آغاز کیا۔ ابا جان کے ہاتھ میں خدا تعالیٰ نے بہت شفا رکھی تھی مسلمان ہندو اور سکھ دور دور سے ان سے دوا لینے آتے۔

پیارے بھائی جان بہت ہنس مکھ اور ملنسار طبیعت رکھتے تھے اور ان کے ہاتھ میں بھی بہت شفا تھی سو بہت جلد شہرت کی بلندیوں پر جا پہنچے۔ اور ہندو اور سکھ جن میں معراج مل صاحب رلدو رام اور گنیش سنگھ ان کے زبردست مداح تھے ان کی پارسائی کو دیکھ کر اپنے ہندو عقیدے کے مطابق اعلانیہ کہتے کہ دونوں باپ اور بیٹا پہلے جنم میں اوتار تھے اب دوسرے جنم میں انسان کا روپ دھار لیا ہے ہندو لوگ مسئلہ تناسخ پر ایمان رکھتے ہیں اور جو حد درجہ نیک اور پارسا ہو کہتے ہیں یہ پہلے جنم میں اوتار ہو گا۔ گنیش سنگھ قادیان کے قریبی گاؤں کھجالہ کے امیر ترین آدمی تھے پارٹیشن کے وقت وہ اس ڈر سے کہیں ضلع گورداسپور پاکستان میں نہ شامل ہو بمبئی چلے گئے تھے جب تقسیم کا جھگڑا نمٹا تو وہ واپس قادیان پلٹے جب بھائی جان اور ابا جان انہیں وہاں نظر نہیں آئے تو انہیں شدید صدمہ پہنچا اور انہوں نے اس خیال سے کہ ابا جان اور بھائی جان کو جائیداد کا کلیم کرنے میں دشواری نہ ہو ہماری قادیان والی جائیداد یعنی مکان دوکان اور پلاٹ کے کاغذات مکمل کروا کے (حکومت ہند کی تصدیق کے ساتھ) واہگہ بارڈر پر آئے ادھر سے ابا جان بھی گئے پہلے تو وہ خوب دھاڑیں مار کر روئے پھر وہ کاغذات دیئے۔ بعد میں بھائی جان حضرت امام ثانی سے اجازت طلب کرنے کہ کیا ہم یہ کلیم کر سکتے ہیں ان کی خدمت عالی میں حاضر ہوئے لیکن حضرت امام ثانی جماعت احمدیہ نے فرمایا آپ قادیان کے مکان کے عوض کوئی جائیداد نہ حاصل کریں چنانچہ بھائی جان نے کوئی کلیم نہیں کیا۔ مگر خدا تعالیٰ نے چند سالوں میں ہی اتنا کچھ عطا کر دیا کہ دیکھنے والے حیران رہ گئے۔

اس کے بعد 1974ء میں آپ کے گھر کو مع سازو سامان کے جس میں دو گاڑیاں دوہرے فرج اور ٹی وی اے سی وغیرہ شامل تھے جلا کر راکھ کر دیا گیا جانیں بچی تھیں وہ بھی اس طرح کہ ہمسایہ کے گھر چھت پر چھلانگیں لگائیں جس سے کچھ چوٹیں آئیں اور پہلے کچھ بال بھی جھلس گئے تھے۔ اس وقت بھی حضرت امام جماعت الثالث نے بہت دلجوئی کی اور فرمایا حافظ صاحب میں آپ کے لئے دعا کروں گا آپ بے فکر رہیں یہ سن کر میرے بھائی اتنے خوش ہوئے۔ گویا ہفت اقلیم کی دولت مل گئی ہو اور حضرت امام رابع نے اپنی گاڑی استعمال کے لئے بھجوائی۔ آغاز میں کچھ روز تو مکان کے کھنڈروں میں مریض دیکھے پھر ایک کمرہ بنوا لیا اور اس میں بیٹھ کر مریضوں کو دیکھنا شروع کر دیا اتنے مریض آتے کہ انسانی عقل دنگ رہ جاتی ایسا معلوم ہوتا ٹھاٹھیں مارتا سمندر ہے سڑکوں پر ملبے کے ڈھیروں پر ہر جگہ مریض ہی مریض ہوتے ایک بار میں نے جو اتنے مریض دیکھے تو سوچنے لگی میرے پیارے بھائی شام تک بھی ان مریضوں کو نمٹا نہ سکیں گے لیکن ظہر سے پہلے انہوں نے تمام مریض بھگتائے ان دنوں انہیں زبردست تائید ایزدی حاصل تھی اور خدائے بزرگ و برتر کی غیبی امداد بھی یہ سب کچھ حضرت امام الثالث اور دیگر بزرگوں کی دعاؤں کا نتیجہ تھا جو لوگ سمجھ دار تھے وہ آگ لگانے والی حرکت پر سخت ناراض تھے اسی قسم کے ایک غیر از جماعت جو کہ بہت بڑے زمیندار ہیں بھائی جان کے پاس آئے انہوں نے بھائی جان کو اتنی بے سروسامانی میں دیکھا تو انہوں نے بین کی صورت میں رونا شروع کر دیا۔ وہ روتے جاتے اور گھر جلانے والوں کو گالیوں سے "نوازتے" اور کہتے یہ تمہاری جانیں بچاتا تھا تم اسی کی جان کے درپے ہو گئے۔ پھر دو تین سال بعد ان کھنڈروں اور ملبے کے ڈھیر پر ایک عالیشان عمارت نظر آنے لگی۔ نچلے حصہ میں مارکیٹ بنی اوپر دو منزلہ رہائشی مکان۔ ایک دفعہ وہ صاحب پھر تشریف لائے اتفاقاً اس روز دوکانیں کرایہ پر چڑھ رہی تھیں۔ اور سامان باہر بکھرا پڑا تھا موصوف اتنی دیدہ زیب عمارت دیکھ کر فرط مسرت سے آبدیدہ ہو گئے وہ دکانیں وغیرہ دیکھتے جاتے اور کہتے جاتے رب سائیں تو بڑا بے نیاز ہے اور بڑا پاک ہے۔ تو نے اس نیک بندے کو اتنا دیا ہے کہ اب اس سے سنبھالا نہیں جا رہا اور باہر بکھرا پڑا ہے پھر بھائی جان سے مخاطب ہو کر کہنے لگے اب آیا سمجھ میں رب سائیں سے اتنی شیئیں (یعنی اشیاء) جو لینی تھیں یہ سب باتیں اس امر کی آئینہ دار ہیں کہ میرے بھائی بے حد پاک فطرت تھے بہت زیادہ فیاض تھے یتیموں اور بیواؤں کی دل کھول کر مدد کرتے خاص خوبی یہ تھی کہ دشمن کو فوراً معاف کر دیتے جیسے اس نے ان کے ساتھ بہت بڑی نیکی کی ہو اور اس سے بہترین سلوک کرتے۔ اپنے بچوں یعنی تین بیٹوں اور ایک بیٹی سے پیار ہونا قدرتی امر ہے۔ انہیں اپنی بہنوں سے بھی بہت انس تھا مجھے جب کوئی تکلیف ہوئی یا بیمار ہوئی فوراً ان کے پاس چلی جاتی وہ اتنی شفقت اور خلوص سے میری دلجوئی کرتے کہ آدھی تکلیف تو ان کی باتوں سے ختم ہو جاتی۔ مجھ پر انہوں نے بے شمار احسانات کئے۔ مگر اب میں کس کے پاس جاؤں گی۔ کیونکہ وہ جو بیچتے تھے دوائے دل وہ دکان اپنی بڑھا گئے چھوٹے بھائی ودود احمد سے جو لندن میں رہائش پذیر ہیں انہیں والہانہ الفت تھی اور ودود احمد بھی ان کے ہر حکم کو بجا لاتے گویا دونوں بھائیوں میں اشد محبت تھی۔ مجبوری کی بنا پر عزیزم ودود احمد بھائی کی وفات پر نہیں پہنچ سکے جس کا انہیں بہت قلق ہو گا خدا تعالیٰ پردیس میں ان کا حامی و ناصر ہو اور اس صدمہ کو جھیلنے کی طاقت بھی دے۔ نیز میری قابل عزت و صد احترام بھابی جان کو بھی صبر عطا فرمائے اور صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے آمین۔

دلچسپ

ایک نالے نے بہنا شروع کیا تو کچھ فاصلے پر اسے ایک ندی ملی۔ نالے نے ندی سے کہا کہ بہن میرا جی چاہتا ہے کہ میں تمہارے ساتھ مل جاؤں اور پھر ہنسی خوشی بہتے رہیں۔ ندی کسی قدر اپنی بڑائی پر مغرور تھی۔ تنک کر بولی جاؤ۔ جاؤ۔ اپنی راہ لو۔ ہم تم جیسی چھوٹی نالیوں کی کیا پرواہ کرتے ہیں۔ ہمیں قطعاً اس بات کی ضرورت نہیں کہ ہم تمہیں اپنے ساتھ ملائیں۔

نالہ کچھ رنجیدہ تو ہوا لیکن وہ اپنی ڈگر پر بہتا رہا۔ اور اس طرح بہتے بہتے جب اس نے بہت سارا راستہ طے کر لیا تو اس نے دیکھا کہ اب اس کے سامنے سمندر تھا۔ نالہ بڑے ادب سے کہنے لگا چچا جان اگر اجازت ہو تو میں اپنے آپ کو آپ کے ساتھ وابستہ کر لوں۔ میں آپ کے ساتھ مل کر زندگی گزارنی چاہتا ہوں۔ سمندر کے چہرے پر بشاشت کے آثار پیدا ہوئے اور اس نے مسکراتے ہوئے کہا بیٹا آؤ اور بڑی خوشی سے تم میرے ساتھ مل کر رہو۔ دیکھو یہاں تمہارے کئی بہن بھائی پہلے ہی سے خوش و خرم زندگی گزار رہے ہیں۔ اور نالہ اچھلتا کودتا ہوا سمندر سے جا لپٹا۔ جب گرمی کا موسم آیا تو ندی تو سوکھ کر جمی ہوئی پپڑیوں کی طرح ہو گئی اور سمندر اسی طرح ٹھاٹھیں مارتا ہوا ٹھنڈی ہوا سے لوگوں کا دل بہلاتا رہا۔ اس ہوا میں ایک ہلکی سی لکیر اس نالے کی بھی تھی۔

اگر آپ نے کبھی اپنے مکان کی مرمت کروائی ہے۔ تو شائد آپ کو اس بات کا تجربہ ہوا ہو گا کہ کام کرنے والا خود کتنے پیسے مانگتا ہے اور ٹھیکے دار سے بات کی جائے تو وہ کیا کہتا ہے۔ ہمیں ایک دوست نے بتایا کہ (یہ بات پاکستان کی نہیں ہے پاکستان سے باہر کی ہے آخر ہم نے تقریباً 25 سال مغربی افریقہ میں گزارے ہیں کبھی کبھی تو ایسی بات سننے کا موقعہ مل ہی جاتا ہے۔) ان کا بڑا دروازہ (مین گیٹ کہہ لیجئے تاکہ ذرا اچھی طرح سمجھا جا سکے اگرچہ کہتے تو یہ ہیں کہ اپنی زبان میں بات زیادہ بہتر طور پر سمجھ میں آ سکتی ہے۔ لیکن بعض دفعہ اپنی زبان کا لفظ بول کر یوں احساس ہوتا ہے کہ یہ سمجھا نہ گیا ہو گا۔ اس لئے کسی اور زبان انگریزی کا لفظ بھی بولنا پڑتا ہے۔ جیسے ایک صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا مدیر نے یہ کام کیا اور پھر جھٹ سے کہنے لگا جسے ایڈیٹر کہتے ہیں) ٹوٹ گیا انہوں نے کاریگر کو بلایا تو اس نے مرمت کی اجرت سو روپیہ بتائی وہ دوست کہنے لگے کہ میرا خیال تھا کہ کام تو تھوڑا سا ہی ہے۔ سو روپیہ بہت زیادہ اجرت ہے۔ کہنے لگے (کاریگر سے) اچھا میں آپ سے پھر ملوں گا۔

اس کے بعد انہوں نے ایک اور کاریگر کو بلایا وہ لکڑی کے ساتھ بجلی کا کام بھی کرتے تھے۔ (لگتی ہے نا عجیب سی بات) یہ صاحب کہنے لگے صاحب کام ہو جائے گا اور جلد ہو جائے گا اجرت دو سو روپیہ ہو گی۔ ان صاحب سے بھی کہا گیا اچھا اب تو جائیں پھر آپ کو بلاؤں گا۔

یہ دونوں تو تھے خود کام کرنے والے۔ اب ہمارے اس دوست نے سوچا کہ کیوں نہ ٹھیکیدار صاحب کو بلایا جائے۔ وہ بہرحال زیادہ اچھا کام کروا سکیں گے۔

ٹھیکیدار صاحب آ گئے کہنے لگے کام آپ کا جیسا بھی چاہیں گے ہو جائے گا۔ بالکل آپ کی تسلی کے مطابق اور اجرت ہو گی پانچ سو روپے۔ ہمارے دوست نے کہا کہ یہ تو بہت زیادہ ہے۔ اس پر ٹھیکیدار صاحب کہنے لگے۔ (اور ان کا تعلق کسی فرم سے تھا) نہیں صاحب یہ رقم زیادہ نہیں ہے اس میں دو سو روپے آپ کے ہیں اور دو سو روپے میرے اور کاریگر کے ایک سو روپیہ۔ ہمارے دوست ہنسے اور دل ہی دل میں کہنے لگے ٹھیک ہے۔ اور بلاؤ ٹھیکیدار کو۔

اور پھر انہیں سمجھ آ گئی کہ کاریگر سے خود مل کر کام کروا لینا ہی بہتر ہے۔

ایک خاتون ایک آرٹ گیلری میں ایک ایسی تصویر کو نہایت غور سے دیکھ رہی تھی جس کی ہوائیاں اڑی ہوئی تھیں اور کپڑے پھٹے ہوئے تھے۔ خاتون ہنسی اور کہنے لگی۔ عجیب بات ہے۔ کپڑے ڈھنگ کے پہن نہیں سکتی اور اپنی تصویر پینٹ کروا کے گیلری میں لگوا دی ہے۔

عرب لوگ کہتے ہیں کہ حقیقی دوست وہ ہوتا ہے جس سے آپ اپنے دل کی ہر بات کہہ سکتے ہیں۔ اچھی ہو یا بری۔ اور یہ جانتے ہوئے ہر بات کہہ سکتے ہیں کہ وہ اپنے نہایت محبت بھرے ہاتھوں سے آپ کی باتوں کو ذہن کی چھلنی میں گزارے گا اور اچھی باتیں لے لے گا اور بری باتوں کو نرمی اور ملائمت کی پھونکوں سے ہوا میں

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر30783

I Mrs. Dati w/o Warta Seneng پیشہ خانہ داری عمر59سال بیعت 1954ء ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-3-14 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ مکان برقبہ 300 مربع میٹر واقع جابر انڈونیشیا مالیتی۔/5250000 روپے۔ 2۔ زرعی زمین برقبہ 250 مربع میٹر واقع جابر انڈونیشیا مالیتی۔/1600000 روپے۔3۔ حق مہر۔/600000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/7450000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/25000 روپے ماہوار بصورت آمد از جائیداد بالا ہے۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Mrs.Dati جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Warta Seneng جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 Ahmad Syoekrono جابر انڈونیشیا۔

مسل نمبر30784 میں غلام احمد ملک ولد محمد الدین صاحب قوم ککے زئی پیشہ وکالت عمر ساڑھے اکسٹھ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رحمان چوک ساہیوال حال کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 93-11-5 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ دوکانات برقبہ سرساہی 3-8 مرلہ واقع 360 رحمان چوک ساہیوال شہر کا 1/4 حصہ مالیتی۔/800000 روپے۔ 2۔ مکان برقبہ 12 مرلہ واقع چک نمبر 245/E.B ضلع وہاڑی کا 1/4 حصہ مالیتی۔/12500 (3) احاطہ برقبہ 30 مرلہ واقع چک نمبر 245/E.B ضلع وہاڑی مالیتی۔/5000 روپے۔4۔ اور زرعی زمین مع ٹیوب ویل برقبہ 20 ایکڑ 4 کنال واقع چک نمبر 245/E.B ضلع وہاڑی کا 1/4 حصہ مالیتی۔/600000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/150 ڈالر ماہوار بصورت خرچ از پسران مل رہے ہیں۔ اور مبلغ 24 ہزار روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ملک غلام احمد ساہیوال حال کینیڈا گواہ شد نمبر1 عزیز اللہ جنرل سیکرٹری مانٹریال کینیڈا گواہ شد نمبر 2 حمید اللہ سیکرٹری وصایا مانٹریال کینیڈا۔

مسل نمبر30785 میں امین الدین احمد زین ولد زین العابدین قوم شیخ پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.S.A بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-9-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/60 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد امین الدین احمد زین مشن ہاؤس U.S.A گواہ شد نمبر1 زین العابدین والد موصی گواہ شد نمبر2 انور شاہ سیکرٹری مال۔

مسل نمبر30786 میں محمد حفیظ ولد میاں اللہ رکھا صاحب قوم صدیقی قریشی پیشہ پنشنر عمر ساڑھے چھپن سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن باغبانپورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-4-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ مکان برقبہ ساڑھے پانچ مرلہ واقع گلی نمبر A-134 البدر کالونی باغبانپورہ لاہور مالیتی۔/250000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/792+1650 روپے ماہوار بصورت پنشن و ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد حفیظ گلی نمبر A-134 مکان 2/A 30 البدر کالونی باغبانپورہ لاہور گواہ شد نمبر1 محمود احمد پسر موصی گواہ شد نمبر 2 محمد انور پسر موصی۔

مسل نمبر30787 میں ملک محمود احمد ولد ملک اللہ رکھا صاحب قوم ککے زئی پیشہ پنشنر عمر70 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گڑھی شاہو لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-7-19 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ مکان نمبر45/16 برقبہ ایک کنال واقع ریلوے روڈ دارالرحمت وسطی ربوہ مالیتی اندازاً سات لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ تین ہزار روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ملک محمود احمد مکان نمبرA/20 حبیب اللہ روڈ گڑھی شاہو لاہور گواہ شد نمبر1 رانا مبارک احمد صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر2 حمید احمد خان ولد ملک اللہ رکھا صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔

مسل نمبر30788 میں ظہیر احمد خان ولد مکرم پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیفنس سوسائٹی لاہور۔13 بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-4-3 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) مکان نمبرN-253 برقبہ ایک کنال واقع ڈیفنس سوسائٹی لاہور مالیتی 3800000 روپے (2) پلاٹ نمبرGG370 برقبہ ایک کنال واقع ڈیفنس سوسائٹی لاہور مالیتی 1300000 روپے (3) پلاٹ نمبر406B برقبہ ایک کنال واقع آرمی ویلفیئر ہاؤسنگ سکیم مورگاہ راولپنڈی مالیتی 800000 روپے (4) پلاٹ نمبر212D آرمی ویلفیئر ٹرسٹ ہاؤسنگ سکیم لاہور (Ph-II) مالیتی 310000 روپے (5) پلاٹ ایک کنال 213D آرمی ویلفیئر ٹرسٹ ہاؤسنگ سکیم لاہور (PH-II) مالیتی 300000 روپے (6) ترکہ والد مکان نمبر32/2-31 دارالنصر غربی (اٹیم نمبر2 میں نصف کا مالک ہوں) اس وقت مجھے مبلغ پچاس ہزار روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ظہیر احمد خان N-253 ڈیفنس سوسائٹی لاہور کینٹ گواہ شد نمبر1 سید محمد احمد N-245 ڈیفنس سوسائٹی لاہور کینٹ گواہ شد نمبر2 میجر سید منور احمد لاہور کینٹ۔

مسل نمبر30789 میں شیخ آصف محمود ولد شیخ ظفر محمود صاحب قوم اروڑے شیخ پیشہ طالب علمی عمر20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بنارس روڈ لاہور کینٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-5-19 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ ایک ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد شیخ آصف محمود 59/3 بنارس روڈ لاہور کینٹ گواہ شد نمبر1 نعیم الرشید مربی سلسلہ وصیت نمبر26312 گواہ شد نمبر2 عبدالمنعم لاہور کینٹ۔

مسل نمبر30790 میں امتہ القدیر زوجہ مبارک احمد جاوید صاحب قوم سندھو جٹ پیشہ خانہ داری عمر پونے چھتیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راجگڑھ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-1-27 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیورات طلائی دس تولہ مالیتی پچاس ہزار روپے اور حق مہر پانچ ہزار روپے کل جائیداد مالیتی پچپن ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از خاوند محترم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ القدیر 21 ملک پارک راجگڑھ لاہور گواہ شد نمبر1 محمد حسین گلزار وصیت نمبر25684 گواہ شد نمبر2 بشارت احمد شاہد 21 ملک پارک راجگڑھ لاہور۔

مسل نمبر30791 میں محمد نور بھٹی ولد محمد یامین بھٹی صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ تعلیم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-6-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ 830 روپے ماہوار بصورت وظیفہ معلمین کلاس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد نور بھٹی وقف جدید ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر1 صوبیدار صلاح الدین وصیت نمبر4889 گواہ شد نمبر2 حافظ محمد اکرم بھٹی وصیت نمبر29106۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلیویژن انٹرنیشنل

آج کے پروگرام

ہفتہ 5- اکتوبر 1996ء

12-00 (رات) اردو کلاس-(نیا)-
1-00 طبی معاملات-
1-30 ملاقات حضرت امام جماعت الرابع- اردو بولنے والے احباب کے ساتھ (دوبارہ)-
2-00 نارویجئن زبان سیکھئے-
3-00 خطبہ- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-96-10-4 (دوبارہ)-
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 چلڈرنز کارنر-
5-00 لقاء مع العرب-(دوبارہ)-
6-00 احمدیہ ٹیلی ویژن-ورائٹی-
7-00 (صبح) اردو کلاس-(دوبارہ)-
8-00 نارویجئن زبان سیکھئے-
9-00 ملاقات- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے احباب کے ساتھ (دوبارہ)-
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر-
11-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-10-4
12-00 (دوپہر) طبی معاملات- از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب-
12-30 متفرق پروگرام-
1-00 لقاء مع العرب-
2-00 بنگلہ پروگرام-اردو پروگرام-
3-00 (سہ پہر) ترجمہ کلام الہٰی کلاس (سابقہ اقساط دوبارہ)-
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 چینی زبان سیکھئے-
5-00 سوال و جواب سیشن- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ-
6-00 (شام) بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ 96-10-5 (نیا)
7-00 ہمارے دوستوں سے ملئے-
8-00 لقاء مع العرب-(دوبارہ)-
9-00 عربی پروگرام-
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر-ورائٹی پروگرام- بیت بازی- ناصرات الاحمدیہ ربوہ بمقابلہ راولپنڈی-
11-00 جرمن پروگرام-

تبدیلی فون

○ مکرم صوبیدار محمد حنیف صاحب دار النصر غربی کا فون نمبر تبدیل ہو کر 212963 ہو گیا ہے-

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ مکرم نذیر احمد صاحب بہلولپوری دار العلوم وسطی ربوہ بعمر 75 سال مورخہ یکم و دو اکتوبر 96ء کی درمیانی شب بوجہ ہارٹ اٹیک وفات پا گئے- ان کا جنازہ مکرم صوبیدار (ر) صلاح الدین صاحب نے پڑھایا اور قبرستان عام میں تدفین ہوئی- موصوف مکرم ناصر احمد صاحب کارکن الفضل کے چچا تھا- ان کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے-

اعلان دار القضاء

○ (مکرم محمد صابر صاحب بابت ترکہ مکرم برکت علی صاحب)

مکرم ملک محمد صابر صاحب معرفت مکرم ملک منیر احمد صاحب مکان نمبر 2/16 (الاعوان ہاؤس) محلہ دار الیمن وسطی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد مکرم ملک برکت علی صاحب ساکن بھرتھانوالی ڈاکخانہ کوٹلی لوہاراں غربی تحصیل و ضلع سیالکوٹ ،قضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں- لہٰذا قطعہ نمبر 2/16 دار الیمن ربوہ برقبہ ایک کنال میں سے ان کا حصہ 10 مرلے میرے نام منتقل کر دیا جائے- دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے- جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے-

1- مکرم ملک محمد صابر صاحب (بیٹا)
2- مکرم ملک محمد اکبر صاحب (بیٹا)
3- محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ (بیٹی) وفات یافتہ

محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ (وفات یافتہ) کے ورثاء کی تفصیل یہ ہے-

1- محترمہ بشریٰ بی بی صاحبہ (بیٹی)
2- مکرم منیر احمد صاحب (بیٹا)
3- مکرم شہباز احمد صاحب (بیٹا)
4- محترمہ نسرین بی بی صاحبہ (بیٹی)
5- محترمہ پروین بی بی صاحبہ (بیٹی)
6- مکرم خوشنود احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں
(ناظم دار القضاء- ربوہ)

نوٹس داخلہ بی اے (آرٹس)

گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے

خواتین ربوہ

○ کالج ہذا میں بی اے (آرٹس) کے لئے داخلہ 5- اکتوبر سے 14- اکتوبر 96ء تک بغیر لیٹ فیس کے جاری رہے گا- داخلہ گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق میرٹ کی بنیاد پر ہو گا-

دفتر میں فارم داخلہ 6- اکتوبر 96ء تک وصول کئے جائیں گے- نامکمل فارم وصول نہیں کئے جائیں گے-

فارم مع پراسپکٹس کالج دفتر سے دفتر کے اوقات میں حاصل کئے جاسکتے ہیں-
(پرنسپل گورنمنٹ جامعہ نصرت- ربوہ)

اعلان داخلہ

○ ہمدرد کالج آف میڈیسن ہمدرد یونیورسٹی کراچی نے MBBS سال اول میں داخلہ کا اعلان کیا ہے- تعلیمی قابلیت میں F.Sc پری میڈیکل مضامین کے ساتھ کم از کم 60 فی صد نمبر حاصل کئے ہونا لازمی ہے- میرٹ کا تعین F.Sc میں حاصل کردہ نمبر اور داخلہ ٹیسٹ کی بنیاد پر کیا جائے گا- داخلہ فارم 400 روپے کے عوض مندرجہ ذیل دفاتر سے یا پے آڈر بنام ہمدرد یونیورسٹی ارسال کر کے منگوائے جاسکتے ہیں-

ا- الجید سینٹر (ہمدرد سینٹر) ناظم آباد نمبر 3 کراچی 74600

۲- ہمدرد لیبارٹریز- 142- غازی علم دین روڈ- لاہور

فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 17- اکتوبر 96ء ہے-

اعلان داخلہ

○ شعبہ فائن آرٹس پنجاب یونیورسٹی نے BFA سال اول گرافک ڈیزائن اور پینٹنگ برائے سال 96ء-95ء میں داخلہ کا اعلان کیا ہے- داخلہ کی بنیادی شرائط میں F.Sc./F.A ہونا لازمی ہے- جنہوں نے انٹرمیڈیٹ میں فائن آرٹس پڑھا ہو ان کو 20 نمبر اضافی طور پر دیئے جائیں گے- تمام امیدواران کو 100 نمبر کا ڈرائنگ ٹیسٹ بھی دینا لازمی ہو گا- چند سیٹیں سیلف فنانس پر بھی آفر کی جا رہی ہیں- داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 9- اکتوبر 96ء ہے-
(نظارت تعلیم)

امداد طلباء

○ آج کل سالانہ امتحانات کے بعد مستحق اور ضرورت مند طلباء کی طرف سے نئی کتب وغیرہ کا بہت زیادہ مطالبہ ہوتا ہے صدر انجمن احمدیہ کے تحت چلنے والا منصوبہ "امداد طلباء" مشروط بامد ہے جس کے تحت طلباء کی اس ضرورت کو پورا کیا جاتا ہے- لہٰذا احباب جماعت سے درخواست ہے کہ بڑھ چڑھ کر اس کار خیر میں حصہ لیں- تاکہ رقم کی کمی کی وجہ سے طلباء کی تعلیم متاثر نہ ہو-
(نگران امداد طلباء)

آپ کا خط ملا

○ مکرم محمد آصف داؤد صاحب نواب شاہ سندھ سے لکھتے ہیں-

روزنامہ الفضل کا 17- ستمبر کا اخبار نظروں سے گذرا جس میں محترم شریف دہڑھوی صاحب کا مضمون "باندھی کے تین مخلص" پڑھا-

مضمون میں لکھا گیا ہے کہ مکرم ستار ڈاہری کی تدفین احمدیہ قبرستان نواب شاہ میں ہوئی- حالانکہ ایسا نہیں ہے- بلکہ ان کی تدفین ان کی اپنی گوٹھ جو باندھی کے قریب ہے اور اس کا نام ستار ڈاہری گوٹھ ہے وہاں ہوئی تھی-

آپ سے گذارش ہے کہ آپ روزنامہ الفضل میں اس کی تردید فرمادیں کیونکہ یہ اخبار لاکھوں انسانوں کی نگاہوں سے گزرتا ہے- اور وہ بہت دلچسپی سے ایسے مضامین کا مطالعہ کرتے ہیں-

بقیہ صفحہ 5

اڑا دے گا- کیا ہی اچھی تعریف ہے- حقیقی دوست کی ایسی اور بھی کئی تعریفیں ہو سکتی ہیں- کیا آپ کسی اور تعریف سے ہمارے قارئین کو محظوظ کرنا چاہیں گے-

تحریر مستقل یادداشت ہی کا دوسرا نام ہے- اور یادداشت جتنی پرانی ہو اتنی ہی پر لطف ہو جاتی ہے جو بات آج بالکل عام سی ہے اور غیر اہم وہ کل (یعنی آئندہ وقتوں میں) وقت کے ساتھ مل کر اہم بن سکتی ہے- اس لئے اپنے کاغذات سنبھال کر رکھیں- آپ نے دیکھا ہو گا کہ اگر آج سے بیس سال پہلے کا ایک چھوٹا سا نوٹ آپ کے کاغذات میں موجود ہے جس پر صرف اتنا لکھا ہوا ہے- "آج شام آپ کھانا ہمارے ساتھ کھائیں" اور یہ کتنی عام سی بات ہے لیکن اگر یہ بات بیس سال پرانی ہے تو یہ کاغذ دیکھتے ہی آپ کے ذہن میں ایک فلم سی چلنے لگے گی- اس دعوت پر آپ کا کیا رد عمل تھا- اگر آپ نے انکار کیا تھا تو کیا نتائج نکلے تھے اور اگر آپ نے دعوت قبول کرلی تھی تو اس دعوت میں کون کون موجود تھا اور کیا باتیں ہوئی تھیں اور ان باتوں کے نتیجہ میں حالات نے کیا رخ اختیار کیا تھا-

یہ ساری باتیں ایک فلم کے ساتھ آپ کے سامنے آتی چلی جائیں گی- ہے نا یہ کرشمہ ایک چھوٹے سے کاغذ کا- آپ کہیں گے اتنے ڈھیر سارے کاغذ کون سنبھالتا پھرے- نہ سنبھالئے- جہاں پڑے ہیں وہیں پڑے رہنے دیجئے- فائلوں میں یہ کاغذ ملے گا تو اتنا مزا نہیں آئے گا- جتنا اگر یونہی کسی الماری کے کونے سے یہ کاغذ ملا ہو- ٹھیک کہا نا میں نے- آپ اس پر عمل کر کے دیکھیں- اور مجھے اطلاع دیں میں ہوں آپ کا خادم-

نسیم سیفی
(ماہنامہ تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 3- اکتوبر-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 21 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 36 درجے سنٹی گریڈ

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے صدر سے ملاقات کرنے کے بعد 24- اکتوبر کو اسلام آباد میں دھرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ عوامی قوت سے "ہاؤس آف ایولز" کو گرادیں گے۔ دھرنا صدر یا فوج کے اشارے پر نہیں کیا جارہا۔ فوج مداخلت بھی نہیں کرے گی۔ صدر مملکت کو بتا دیا ہے کہ ہم لاکھوں افراد کے ساتھ آئیں گے ہمیں روکا نہ جائے۔ انہوں نے کہا کہ مولانا نورانی، سمیع الحق، ساجد نقوی، اعجاز الحق، حمید گل اور عمران خان سے بھی مشورے کئے ہیں۔ مسلم لیگ نے کہا تھا کہ اکتوبر تک انتظار کر لیں اسی لئے 24- اکتوبر کی تاریخ رکھی ہے۔ ایک طرف سے وہ اور دوسری طرف سے ہم دھکا دیں گے تو "ہاؤس آف ایولز" گر جائے گا۔ صدر کو کرپشن اور مہنگائی کے بارے میں تجاویز دیں اور کہا کہ حکومت اس پر زبانی توجہ نہیں دے گی۔ وزیر اعظم خود کرپشن میں ملوث ہیں۔ صدر نے کہا کہ مجھے حالات دیکھنا پڑتے ہیں اور قومی مفادات میں ہی اختیارات استعمال کروں گا۔

○ ایوان صدر سے جاری کئے جانے والے ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ حکومت اور اپوزیشن کے درمیان برابری کا سلوک ہو گا۔ ایوان صدر کے حکومت سے تعلقات اپوزیشن کے ساتھ تعلقات کی قیمت پر نہیں ہوں گے اور نہ ہی اپوزیشن سے تعلقات حکومت کے ساتھ تعلقات کی قیمت پر ہوں گے۔ صدر کسی مخصوص جماعت کے نہیں سب کے صدر ہیں۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر نے بھی، سینٹ کے چیئرمین کی طرح، صدر کی طرف سے احتساب کے بارے میں ملنے والے خط پر حکومت کا موقف مسترد کر دیا اور بحث شروع کرا دی ہے۔ سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ حکومت کو اس رولنگ سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ میں نے اس مسئلے پر وسیم سجاد، رضا ربانی، این ڈی خان اور گوہر ایوب سے ملاقات کی ہے۔

○ سینٹ میں صدر کے پیغام پر بحث کے دوران مختلف مقررین نے خطاب کیا۔ مسٹر یحیٰ بختیار نے کہا کہ صدر کو پارلیمنٹ کے نام پیغام بھیجنے اور سپریم کورٹ میں ریفرنس دائر کرنے کے اختیارات حاصل نہیں۔ مسٹر اجمل خٹک نے کہا کہ کرپشن کے خاتمے کا کام چوٹی سے شروع ہونا چاہئے۔ مسٹر سرتاج عزیز نے کہا کہ آزاد احتسابی کمیشن وقت کی ضرورت ہے۔ وزیر مملکت برائے قانون مسٹر رضا ربانی نے کہا کہ ہم احتسابی عمل سے گھبرانے والے نہیں۔ قانون سازی میں تاخیر کی ذمہ دار اپوزیشن ہے۔ مسٹر تاج حیدر نے کہا کہ احتسابی کمیشن کا مطالبہ بلا جواز ہے۔

○ تیل پیدا کرنے والے دو امیر عرب ممالک کی طرف سے تحفہ میں ملنے والی دو قیمتی کاریں وزیر اعظم سرکاری خزانے میں جمع کروادیں گی۔

○ ایک خلیجی اخبار نے خبر دی ہے کہ بے نظیر بھٹو کے خلاف تحریک عدم اعتماد کے لئے اپوزیشن نے دوڑ دھوپ شروع کر دی ہے۔

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل جہانگیر کرامت اور مسلم لیگ (ج) کے مسٹر حامد ناصر چٹھہ نے صدر مملکت سے ملاقاتیں کیں۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نو- اکتوبر کو لاہور آئیں گی۔ اور ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کی ایک تقریب میں شرکت کریں گی۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس خلیل الرحمان خان نے کہا ہے کہ آمر کا حکم حرف آخر ہوتا ہے۔ ہمارے حکم کے خلاف دادرسی کی گنجائش ہے۔ انہوں نے سپریم کورٹ کے فیصلے پر عمل درآمد کو خوش آئند قرار دیا۔ اور کہا کہ عدالتی آمریت قائم ہونے کا تاثر درست نہیں ہے۔ ہمارے حکم میں وجوہات ہوتی ہیں۔ 14 نئے مستقل ججوں کی حلف وفاداری کے موقع پر اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ نئے ججوں کا تقرر وزیر اعظم کی وطن واپسی کے بعد ہو گا۔ حکومت نے ناموں کی فہرست نہ دی تو پھر قانون کے مطابق عمل درآمد کریں گے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے واپڈا کو نادہندگان کے خلاف بھرپور آپریشن کی ہدایت کر دی ہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ ہم نے صدر کو بتا دیا ہے کہ ہم زیادہ انتظار نہیں کر سکتے۔ ہر صورت میں نیا مینڈیٹ چاہتے ہیں۔ اس لئے اسمبلی کے اندر تبدیلی، بے نظیر کا استعفیٰ، یا ان کی برطرفی بھی قبول کرنے کو تیار ہیں۔ پارلیمنٹ صحیح طریقے سے کام کرتی۔ تو صدر کو سپریم کورٹ میں ریفرنس دائر کرنے کی ضرورت نہ پڑتی۔ ہر وہ راستہ اختیار کریں گے جو نئے انتخابات کی ضمانت دے۔ صدر کو جو کچھ کرنا ہے کریں۔

ضروری اطلاع

○ حلقہ دارالرحمت وسطی و غربی۔ فیکٹری ایریا۔ ناصر آباد کے ماہانہ خریداران الفضل سے درخواست ہے کہ خاص حالات کی بناء پر یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ اپنے مکمل پتہ جات (جس نام پر اخبار لگا ہوا ہے) فوری طور پر مکرم مینجر صاحب الفضل یا احسان جنرل سٹور گولبازار ربوہ کو پہنچا کر ممنون فرماویں۔ نیز بل ماہ ستمبر 96ء اور بقایا جات کی ادائیگی احسان جنرل سٹور گولبازار ربوہ پر باخذ رسید ادا فرمائیں۔ تا اطلاع ثانی بل کی ادائیگی ہاکر کو قطعاً نہ کریں۔ تاکید ہے۔

رابطہ محمد افضل بٹ۔ کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ
فون 211079
احسان جنرل سٹور گولبازار ربوہ فون نمبر
211006

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں۔ ہر قسم کے
ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
ڈش 8 فٹ بمعہ مکمل فٹنگ -/10500
سپیشل ڈش 8 فٹ برائے احمدیہ ٹیلیویژن کا 12 انچ کا رسلٹ مشاہدہ کریں
نیو محمود ٹیلیویژن
21- نال روڈ لاہور
فون: 7226508 - 7125089
7235175 - 7355422

طب یونانی میں ہائی بلڈ پریشر کا شافی علاج
فشار کیپسول
حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
پنڈی بائی پاس، جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
فون: 0431-264634
فیکس: 0431-218006

محض خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ
خاکسار لندن اور افریقہ کے دورہ کے بعد اپنی دوکان "ڈش ماسٹر ربوہ" پر آپکی خدمت کیلئے حاضر ہے۔ ڈش انٹینا سے متعلق معلومات اور پرابلمز کی دوری کے لئے نیز احمدیہ ٹیلیویژن کی چوبیس گھنٹے گلوبل بیم نشریات واضح اور صاف دیکھنے کیلئے اب
جدید ترین سیٹلائیٹ سسٹم سے استفادہ فرمائیں

اس میں ڈش کا سائز چھوٹا اور قیمت بھی کم ہے آپ کی بہتر خدمت کے لئے ہماری ماہرانہ سوچ اور مشورہ اپنے ڈش انٹینا کے ٹارگٹ کو پورا کرنے کیلئے رجوع کریں
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
بشارت احمد خان
فون 0092-4524-211274
537'538

اہالیان ربوہ کیلئے خوشخبری
زیورات کی جدید فینسی ورائٹی اور عروسی ملبوسات کی دنیا میں ایک نیا لیکن منفرد نام
فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
نزد چوک حضرت اماں جان - یادگار روڈ - ربوہ
پروپرائیٹرز: غلام سرور طاہر (آف شیخوپورہ) اینڈ سنز

ضلع جھنگ کا واحد منظور شدہ انٹرنیشنل پی سی او
دن رات آپکی خدمت کیلئے کھلا ہے
اندرون ملک و بیرون ملک فوری کال کیلئے
ED
المصوّر پبلک کال آفس
فون: 212311
معلومات کیلئے رابطہ نمبر 21911
ریلوے روڈ ربوہ

دوا تاثیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۶۰ گرام ۹۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
۲۵۰ روپے
فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 21434-212434
Fax: (04524) 534